مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

رُعب ایک غیبی ہتھیار۔ ظلم پر حکومت نہیں چل سکتی

فقہ بہت پہلے مدّون ہو چکی تھی۔ شیعیت کی دخل اَندازی سے اَحادیث پاک ہیں

سلطنتِ صفویہ بہت بعد کی چیز ہے۔ کچھ جنگیں ہو چکیں کچھ ہوں گی

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 65 سائیڈ A 1987 - 01 - 30)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک صحابی ہیں حضرت اَبو درداء رضی اللہ عنہ یہ جلیل القدر عالم صحابی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دَور میں فتوحات بکثرت ہوئیں لوگ اِسلام میں داخل ہوئے تو آئندہ نسل تک تعلیم پہنچانے کے لیے بھی اَور نومسلموں کو مسائلِ دین تعلیم کرنے کے لیے بھی ضرورت تھی کہ مختلف جگہوں پر علماء بھیجے جائیں تو صحابہ کرامؓ میں حضرت اَبو درداء رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام بھیج دیا یہ وہاں رہے ہیں بلکہ ایک دفعہ حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ سے کچھ خفگی ہوگئی تو یہ وہاں سے واپس بھی چلے آئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِن کو پھر بھیج دیا اَور یہ کہہ دیا کہ تمہارے کام میں معاویہ دخل نہیں دیں گے حضرت معاویہ کو لکھ دیا **لَااِمْرَۃَ لَکَ عَلَیْہِ** یہ تمہارے تحت نہیں ہیں اَب سے، بلکہ اِن کا تعلق مرکز سے ہے صوبائی حکومت سے نہیں ہے تو پھر یہ وہیں رہتے رہے رضی اللہ عنہم۔

وہ فرماتے ہیں کہ کوئی جنگ ہوگی اَور جن جنگوں کی پیشنگوئیاں آتی ہیں اُن میں کچھ کے بارے میں تو کہا جا سکتا ہے کہ گزر گئیں جیسے یہ ہلاکو اَور چنگیز خاں جنہوں نے زبردست تباہی مچائی اَور بڑھتے بڑھتے یہ اِیران سے گزرے عراق کا علاقہ بھی فتح کیا اَور شام میں بھی داخل ہوگئے اَور جہاں جہاں گئے ہیں وہاں اِنہوں نے یہ کارروائی کی ہے کہ سب کو مار دیا آبادی کی آبادیوں کو ختم کر دیا اَور جتنا سامان سنبھال سکتے تھے اُتنا تو لوٹ لیا اَور جو زائد تھا اُس کو جمع کر کے جلا دیتے تھے پھر اَور آگے بڑھتے تھے۔

مسلمان بادشاہ کا ظلم پھر کفار کا اِن پر غلبہ :

تو ایسا حال ہوا کہ مسلمان اِن کو دیکھتے ہی بھاگ جاتے تھے میدانِ جنگ میں پاؤں اُکھڑ جاتے تھے اَور شروع ظلم سے ہوا تھا کہ جو مسلمانوں کا حاکم تھا اِس طرف بخارا وغیرہ کی طرف بہت بڑا علاقہ بنتا ہے کوئی ہزار ڈیڑھ ہزار میل فاصلہ بن جائے گا یہ ثمرقند، یارقند[۱] بخارا، خُتن[۲] بہت ساری جگہیں ہیں یہ سب کی سب مسلمانوں ہی کے تحت تھیں اِن میں علم بہت بڑے درجہ تک پہنچا ہوا تھا یہ نیشا بور وغیرہ اِس علاقہ میں بہت علم تھا۔

منکرینِ حدیث کے فرضی اَور بے جان اعتراضات :

یہاں مجھے ایک بات کا درمیان میں خیال آیا کہ جتنے بھی یہ مستشرقین[۳] ہیں وہ اِسلام کی تعلیمات میں شکوک پیدا کرنے کے لیے یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں جو نیشا بور بخارا اَور یہاں کے دیگر علاقوں میں تھیں کہ (جن کا فاصلہ مدینہ منورہ سے) سینکڑوں میل بلکہ ہزار میل بن جاتے ہوں گے تو یہ سب کا سب عجمی لوگوں کا علاقہ بن جاتا ہے اَور اُن کے ذہن میں تھی ''قومیت'' اُن کے ذہن میں تھی ''شیعیت'' تو اُنہوں نے حدیثوں میں بھی وہ (شیعیت) داخل کر دی یہ شک پیدا کرنے کے لیے اُنہوں نے ایسی بات کی۔ جبکہ حقیقتِ حال ایسی نہیں ہے کیونکہ وہ روایات جو اِدھر سمرقند کی ہیں دارمی کی ہیں وہ اَور جو علاقہ اُدھر مصر کا بنتا ہے طحاوی وغیرہ علماء کی اَور اِس سے بھی پرے اسپین جو بہت دُور بن جاتا ہے یہ یورپ کا بھی آخری حصہ ہے اُدھر کے علماء کی جن میں ابن عبدالبر وغیرہ رحمہم اللہ یہ چوتھی صدی کے بعد گزرے ہیں اِن سب کی روایتیں ایک دُوسرے سے

---

[۱] چینی ترکستان کا اہم تجارتی خطہ جو چین کے صوبہ سنکیانگ میں واقع ہے۔ (ماخوذ از ''وِکی پیڈیا'')

[۲] چینی ترکستان میں چین اَور تبت کے درمیان واقع ہے۔ (اُردو دائرہ معارفِ اِسلامیہ)

[۳] یورپ کے اِسلام دُشمن ''شریر اِسکالرز''

ملتی جلتی ہیں جملے تو ملتے ہی ہیں سطروں کی سطریں مل جاتی ہیں ایک جیسی تو اگر تغیر تبدل ہوا تھا تو کیسے ہوا کہاں ہوا؟ تو وہ محض فرضی باتوں کو پیش کرتے ہیں اِس اَنداز سے کہ جیسے یقینی بات ہے تا کہ مسلمانوں کے ذہن میں شک پیدا ہوا پنے مذہب کی طرف سے کیونکہ مذہب کی بنیاد تو ہے قرآنِ پاک اَور حدیث بس، تو اِنہی میں اگر شک پیدا ہو جائے جیسے قرآنِ پاک کے بارے میں ''شیعہ'' کرتے ہیں شکوک پیدا یا حدیث کے بارے میں جیسے یہ ''پرویزی'' کرتے ہیں شکوک پیدا ''معتزلہ'' کرتے ہیں شکوک پیدا یا ''مستشرقین'' کرتے ہیں جو یورپ کے شریر علماء ہیں غیر متقی مفسد اُن کی یہ کارروائی ساری کی ساری حقیقتاً بد نیتی پر مبنی ہے فساد ڈالنے پر مبنی ہے اِس کا ثبوت کوئی نہیں مل سکے گا بلکہ جب دلائل لیں گے آپ تو فرق نکلے گا اِس میں اَور آپ پر واضح ہو جائے گا کہ یہ محض وہمی بات ہے کیونکہ یہاں کی روایتیں اَور وہاں کی روایتیں ملتی جاتی ہیں حالانکہ یہ (اُس دور کا) مشرقِ بعید ہی بن جاتا ہے تقریبًا یا وسطی کہہ لیجیے ورنہ مشرقِ بعید ہے اَور اُدھر کا مغربِ بعید بن جاتا ہے یہاں سے وہاں تک ایک دُوسرے سے ملتی جلتی ایک ہی جیسی روایات ہیں اَور بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں اُنہوں نے، مؤطاء کی شرح لکھی ہے ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے ''تمہید'' تو مصر کے علماء ہیں سوڈان کے علماء ہیں اُنہوں نے بھی لکھی ہیں وہ سب چیزیں ملتی جلتی ہیں۔

فقہ بہت پہلے مدّون ہو چکی تھی :

اَور پھر ایک بات یہ بھی ہوگئی مزید کہ (بہت پہلے) مسائل اَخذ کر لیے گئے تھے اِن حدیثوں سے وہ مسائل اِن ہی اَحادیث پر مبنی ہیں اَور اُسی زمانے میں سب کچھ لے دے ہو چکی تھی اُن حدیثوں پر یہ بالکل پہلا زمانہ تھا شروع کا اِمام بخاریؒ کی پیدائش سے بھی پہلے کا تھا سارے کے سارے اِمام (اِمام اَبوحنیفہ، اِمام مالک، اِمام احمد بن حنبل اَور اِمام شافعی رحمہم اللہ) جن کے دُنیا میں مذاہب اَب چل رہے ہیں یہ تو سب کے سب پہلے کے ہیں اِمام بخاری اِمام مسلم اِبن ماجہ نسائی اَبوداؤد سے بلکہ اِن کے اَساتذہ ہیں یا اَساتذہ کے بھی اَساتذہ بنتے ہیں۔

اَور دُوسری چیز یہ ہے کہ یہ نیشابور وغیرہ یہ بہت بڑا علمی مرکز تھا اہلِ سنت کا یہ ہلاکو خان وغیرہ جب آئے ہیں اُس کے بعد دوبارہ پھر مسلمانوں کو خدا نے غلبہ عطا فرمایا اَور اُس کے خاندان کے لوگ بھی مسلمان ہوتے چلے گئے اَور اِسلام کو مزید عروج حاصل ہو گیا تو یہ دَور بھی یہاں اہلِ سنت کا رہا ہے۔

شیعیت کا اَثر ورُسوخ بہت بعد میں ہوا :

اِس کے بعد سلطنتِ صفویہ آئی ہے یہ غالبًا ساتویں صدی میں ہے اِس کے بعد سے پھر یہاں شیعیت کا غلبہ ہوا ہے تو شیعیت یہاں تھی ہی نہیں پہلے اَب شیعیت کا غلبہ ہوا ہے۔

عقلی دلیل اَور مشاہدہ :

اَور ایک بات اَور ہے جو عقلاً غور کرے آدمی تو سمجھ میں آتی ہے مثال دیکھ لیں آپ لکھنو کی، اَب لکھنو میں شیعہ بھی ہیں سُنی بھی جو شیعہ ہیں وہ بھی سخت ہیں اَور جو سُنی ہیں اُن کے مقابل وہ بھی اُتنے ہی سخت ہیں اگر ایسے نہ ہو تو سارے کے سارے شیعہ ہی بنتے چلے جائیں یا سارے کے سارے سُنی ہوتے چلے جائیں مگر وہ بھی اپنی جگہ سخت یہ بھی اپنی جگہ سخت تو جب یہ صفوی دَور آیا تو اِس کے باوجود جو وہاں سنی ہیں وہ پکے سنی ہیں اَب تک وہ شیعہ نہیں ہوئے آج بھی خمینی کی حکومت ہے مذہبی حکومت ہے اِنہوں نے اپنا قانون جو ہے وہ بھی فقہ جعفری پر مبنی رکھا ہے اَور فقہ حنفی کو اُنہوں نے پرسنل لاء کے طور پر دے دیا ہے پرسنل لاء نہ کہنا چاہیے پرائیویٹ کہہ دیا جائے پرسنل لاء میں تو شاید اَنگریز نے صرف تخصیص کردی تھی کچھ معاملات کی یہ نہیں ہے بلکہ اُس میں حدود سمیت ہے ایک مستقل لاء اُن کا، ہمارے پاس یہاں اِیران سے قاضی صاحب آئے اَور دُوسرے لوگ آئے وہ سارے کے سارے اپنی جگہ پر سُنی ہیں اُن میں کوئی تبدیلی نہیں آئی بلکہ ایسے موقع پر تو شدت بڑھ جاتی ہے، اچھا ہندؤوں سے جب مقابلہ رہتا تھا تو کالجوں میں نماز کے لیے جگہ ضرور بناتے تھے، ہندو مندر بنائیں یا نہ بنائیں مگر وہ اپنی جگہ ضرور بناتے تھے عبادت کی اَور زیادہ کرتے تھے عبادت اُن کی ضد میں اُن کے مقابلے میں۔ یہ تقابل ایسی چیز ہے کہ جو روکے رکھتا ہے اَور اُن نظریات کا بھی تحفظ کرتا رہتا ہے اِدھر کا بھی اَور باطل کا بھی یہی ہوتا ہے کہ وہ بھی قوت پر رہتا ہے اگرچہ باطل بھی قوت پر رہتا ہے مگر جو حق ہے وہ زیادہ قوی رہتا ہے اَب لکھنو میں جو شیعہ مجتہد ہوں گے جو سب سے بڑا مرکز ہے شیعوں کا شاید پورے برصغیر میں سب سے بڑی جگہ جو ہے اِن کی وہ لکھنو ہے وہاں بڑے بڑے مجتہد ہیں اِن کے لیکن وہیں مولانا عبدالشکور صاحب (لکھنوی) مرحوم اَور دُوسرے بہت بڑے بڑے حضرات گزرے ہیں جنہوں نے شیعوں کی ناک میں دَم کردیا تھا اَور کوئی جواب اُن سے نہیں بن پاتا تھا پورے برصغیر میں اَور وہ کہتے تھے (شیعوں سے) کہ باہر سے بھی تم بُلا لو اَور اِس چیز کا جواب دو اِس چیز کا جواب دو۔ تو آج بھی وہ چھپتی ہیں چیزیں اُن (اَکابر) کی جو اُس زمانے کی ہیں۔

شیعیت کی دخل اَندازی سے اَحادیث پاک ہیں :

تو یہ کہنا اِن کا کہ شیعوں کے اَثر سے حدیث پر اَثر پڑا اَور حدیث میں یہ چیزیں آ گئیں داخل ہو گئیں یہ غلط بات ہے مثالیں وہ دیتے ہیں جیسے حضرت مہدی علیہ السلام کا تصور کہ یہ شیعوں سے آ گیا حالانکہ یہ بات نہیں ہے بلکہ شیعوں نے اِس تصور کو بگاڑ لیا ہے اَور جو بگڑی ہوئی شکل اُس کی اُنہوں نے اپنی مرضی سے بنائی اِتباعِ ہَوا کر کے یا اپنی کوئی سیاسی خواہشات کی بناء پر کہ ایک اِمامِ غائب مان لیا اُس کے ساتھ قرآنِ پاک غائب مان لیا اَور وہ غار میں گئے ہیں اَور (جاہل) لوگ جاتے ہیں زندگیاں گزار دیتے ہیں اُس غار کے اُوپر بہت بہت دِنوں بیٹھے رہتے ہیں کہ شاید میرے زمانے میں آ جائیں۔ تو یہ تصورات جو اُن کے ہیں وہ بعد کی پیداوار ہیں (غلط اَور باطل ہیں) اَور جتنی صحیح چیزیں ہیں اِمام مہدی سے متعلق وہ (کسی خلط کے بغیر اہل سنت کی کتابوں میں) محفوظ ہیں۔

مظلوم کا مسلمانوں کے معبود کی طرف رُجوع اَور غیبی تائید :

تو بعض جنگیں جو ملحمات کے نام سے آتی ہیں وہ ہو بھی چکی ہیں اَور بہت زیادہ نقصان اُس میں ہوا ہے مسلمانوں کا علمی نقصان بھی بہت زبردست ہوا ہے بغداد میں جو سائنسی تحقیقات تھیں وہ بھی ختم ہوئیں اَور جو حدیث کے متعلق شروح وغیرہ تھیں وہ بھی جلیں کیونکہ یہ (منگولی لشکر) بالکل اُجٹ قوم تھی اِدھر بخارا وغیرہ کی طرف جو مسلمان حاکم تھا اُس نے اِن پر ظلم کیا تھا گدھے اُن کے مسلمانوں نے لے لیے پھر وہ فریاد کرنے آئے ہیں اُن کی فریاد سُننے کے بجائے اُن کو دُھتکار کر نکال دیا اُن کا مذاق کیا وغیرہ پھر اُنہوں نے اپنے طور پر رُجوع کیا اپنے معبود کی طرف جو تصور میں اُن کے ہوگا اَور جو اِن کا بڑا تھا وہ ایک طرح سے جنون جیسی کیفیت میں کھڑا رہا ہے پہاڑ پر اَور دُعاء کرتا رہا مسلسل، پھر اُسے آواز آئی کہ تم بدلہ لو اَور تمہاری مدد کی جائے گی بس وہ آواز کیا تھی اُس کی ہمت بندھ گئی اَور پھر اُس نے وہ لشکر لے کر جو قبیلے کا تھا حملہ شروع کیا وہ بڑھتے بڑھتے فوج بن گئی اَور ایسی فوج زبردست بنی کہ اُن کو دیکھ کر یہ مسلمان بھاگنے لگے یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ مسلمان فوج کے مرد نہیں لڑ سکتے تھے، ایک جگہ منگولیوں کا خیمہ تھا ایک عورت اُس کے باہر بیٹھی تھی، ستر کی تعداد میں مسلمان مرد وہاں سے گزرے اُس نے اِنہیں کہا تم لوگ کون ہو کہاں جا رہے ہو؟ اِنہوں نے کہا اِس طرح جا رہے ہیں اُس نے کہا کہ تم لوگ یہیں کھڑے رہنا یہاں سے بالکل نہ ہلنا اُس نے پوری قوت سے آرڈر

دے دیا یہ لوگ وہیں جَم گئے اِن کے پاؤں میں جان نہیں رہی بھاگنے کی بھی جان نہیں رہی وہ اَندر گئی تلوار لائی اَور سب کو مار دیا یہ ایک عذاب تھا جو غلط کام کرنے پر نازل ہوا۔

حضرت اِمام رازیؒ کے ساتھ اِن کا سلوک :

تو میں عرض کر رہا تھا پہلے بھی میں نے بتایا کہ ظلم پر حکومت نہیں چل سکتی چاہے مسلمان ہی کی ہو وہ سلطنتیں تباہ ہوگئیں آبادی تباہ ہوگئی بہت بُرا حال ہوا۔ کچھ لوگ مسلمانوں کے تھے ایسے جواُن کے ساتھ مل گئے جب غلبہ دیکھا، بہت بڑے بڑے لوگ تھے یعنی علماء وہ مل گئے اُن کے ساتھ، اپنی جان بچانے کے لیے بعض دفعہ ایسی صورت ہو جاتی ہے اَور اُنہوں نے تعارف بھی کرا دیا کہ فلاں فلاں جو ہیں وہ عالم ایسے ہیں ایسے ہیں بتاتے چلے گئے، اِمام رازی رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے اُن کے بارے میں بتا دیا اُن کو کہ یہ ایسے ہیں اَور بڑے عالم ہیں بڑے قابلِ قدر ہیں وغیرہ تو اُنہوں نے کہہ دیا کہ جو اِن کے گھر میں ہیں اُن کو کسی کو نہیں مارنا کچھ نہیں کہنا، اَب لوگوں کو اِس اعلان کا پتہ چل گیا وہ آبادی کے لوگ بھاگ بھاگ کر اُن کے گھر میں بھر گئے گھر تھا بڑا یا محل تھا جو بھی چیز تھی جب یہ وہاں پہنچے ہیں تو اِنہوں نے کہا ہم نے تو فقط اُن کو اَور اُن کے اہلِ خانہ کو پناہ دی ہے نکلو یہاں سے، باہر آؤ، سب کو مار دیا کسی کو بھی نہیں چھوڑ اُنہوں نے اَور کچھ نہیں کر سکتا تھا کوئی بھی، حکومت کا یہ حال ہوگیا تھا کہ بھاگتے تھے، اُن کی طاقت کا اَور خودسری، رُعب اَور قوت کا یہ حال ہوگیا کہ جسے کہتے تھے ٹھہر جا ٹھہرنا پڑتا تھا اُس کے اَندر جان نہیں رہتی تھی۔ [1]

نبی علیہ السلام کو رُعب عطا کیا گیا اِس سے آپ نے اِنصاف پھیلایا :

رسول اللہ ﷺ نے ایک جملہ فرمایا ہے اپنے بارے میں کہ مجھے رُعب دیا گیا **نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ** [2] ایک مہینے کی چال ایک مہینہ کے فاصلہ تک میرا رُعب چھا جاتا ہے اَب رُعب ایسی چیز ہے کہ اِس کے بعد دُوسرا آدمی کام کر نہیں سکتا اُس کے حواس جواب دے جاتے ہیں اُس کے ہاتھ پاؤں جواب دے جاتے ہیں تو گویا یہ خدا کی طرف سے تائید تھی۔ تو رُعب ایک ایسی چیز ہے کہ اگر وہ طاری ہوجائے تو کوئی چیز کام کی رہتی ہی نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اِس رُعب سے اِنصاف پھیلایا ہے اَور برداشت کیا ہے

---

[1] جیسے آج کے تمام مسلم حکمرانوں کا بھی یہود و نصارٰی کے سامنے ایسا ہی حال ہے۔ (محمود میاں غفرلہٗ)

[2] بخاری شریف ج ۱ ص ۴۸ و ۶۲

اُور معاف کیا ہے اِس رُعب میں آ کر لوگ مان جاتے تھے بات مانتے چلے جاتے تھے زیر ہوتے چلے جاتے تھے لیکن اِس کے بعد جب وہ مغلوب ہو گئے تو پھر کچھ نہیں کہا آپ نے۔

اِن خدا کے بندوں (منگولیوں) نے ایسی حرکت کی ہے کہ نسل کُشی کی ہے اُور جہاں جہاں جو جو بستیاں آتی گئیں سب کو آگ لگا دی آدمیوں کو مار دیا کوئی اِقتصادیات کا مسئلہ ہی نہیں پیدا ہوگا کوئی رہے گا ہی نہیں کھانے والا پینے والا مانگنے والا کچھ بھی نہیں سامان جو لے سکتے تھے قیمتی وہ لے لیا جو نہیں سنبھل سکتا تھا اُس کو اُنہوں نے جلا دیا۔

منگولیوں کے جنرل کا حال :

اِن کا ایک جنرل تھا بہت بڑا وہ بوڑھا تھا لکھتے ہیں عجیب حال تھا اُس کا بھی یعنی میدانِ جنگ میں اُس کو ضرورت ہوئی اِجابت کی تو اُس نے بے کھٹکے سب کے سامنے اِجابت کر لی اُور اُس کی آبدست جو کرائی ہے یا صاف جو کیا ہے کسی چیز سے کپڑے وپڑے سے یا ڈھیلے سے وہ اُس کے دُوسرے خادموں نے کیا ہے اِس طرح کے عجیب وحشی لوگ تھے۔ پھر خداوندِ کریم نے اِن مسلمانوں کو ہمت دے دی یہ مصر والے ملے کچھ شام والے ملے اِنہوں نے ہمت کی پھر وہ مارا گیا اُور اُنہیں شکست ہونی شروع ہوئی ورنہ بغداد وغیرہ کو تو تباہ کر دیا تھا اُس میں سائنسی تحقیقات جو یہاں کی تھیں وہ تباہ ہو گئیں اَلبتہ جو (مسلمانوں کی تحقیقات) اسپین اُور دُوسرے علاقوں میں تھیں وہ محفوظ رہیں خدا کی قدرت کہ اَب جنگ عظیم جب ہوئی ہے اُور اسپین تباہ ہوا ہے اُس کے بعد پھر وہ اِن یورپ والوں کے ہاتھ لگ گئیں اُس پر وہ ریسرچ کرتے رہے ہیں اُور اُس سے اُنہوں نے فوائد اُٹھائے ہیں بہت زیادہ۔

تو اَبو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حدیث کے راوی ہیں جو شام میں آ گئے تھے اُور شام میں رہے ہیں اُور صفین سے پہلے یا صفین کے بعد اِن کی وفات ہوئی ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ ہوا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اُس دور میں یا اُس سے پہلے یا اُس کے بعد کیونکہ اگر اُس دَور میں حیات تھے تو اِنہوں نے کوئی حصہ نہیں لیا کسی چیز میں اِن کا نام آتا ہی نہیں سرے سے۔ اُور لکھنے والے اِن کی تاریخِ وفات پہلے بھی لکھتے ہیں اُور کچھ بعد میں لکھتے ہیں مگر اِن کا تعلق اُس لڑائی میں طرفداری کی حیثیت سے کسی کے ساتھ نہیں رہا

بالکل، وہ یہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ **مَلْحَمَۃٌ** یعنی جنگ کے اَیام میں **فُسْطَاطُ** جو مسلمین کا ہوگا یعنی مسلمانوں کی پناہ گاہ جو ہوگی وہ **غُوْطَۃٌ** میں ہوگی **اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ** غوطہ ایک جگہ ہے جو ایک شہر کے قریب ہے اُس شہر کا نام دمشق ہے **یُقَالُ لَھَا دِمَشْقُ مِنْ خَیْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ** [1] بہترین شہر ہے وہ یعنی بابرکت اَور بہتر شہر ہے۔

اِسی طرح ایک اَور روایت میں آتا ہے **سَیَاْتِیْ مَلِکٌ مِّنْ مُّلُوْکِ الْعَجَمِ** عنقریب آئے گا ایسا دَور کہ عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا **فَیَظْھَرُ عَلَی الْمَدَائِنِ کُلِّھَا** وہ غالب ہوتا چلا جائے گا تمام شہروں پر

تو چنگیزیوں نے تمام علاقہ یہاں سے وہاں تک کا فتح کیا تھا لیکن دمشق پر فتح اُن کو حاصل نہیں ہوئی تو حدیث میں آتا ہے **اِلَّا دِمَشْقُ** [2] لیکن دمشق پر فتح نہیں ہوگی اُس کو حاصل وہاں گویا رُک جائے گا۔

تو اِس طرح کی چیزیں کچھ وجود میں آچکی ہیں اَور کچھ ایسی ہیں جو بعد میں آنے والی ہیں لیکن اِن جگہوں پر اِن مقامات کی فضیلت رسول اللہ ﷺ نے جو بتلائی ہے وہ منقول ہے اَور یہ باب چل رہا ہے مقامات کے فضائل کا کہ اِن مقامات میں کیا کیا فضیلتیں ہیں کس جگہ برکات ہیں کس جگہ کیا ہوگا وہ بتلائی ہیں آقائے نامدار ﷺ نے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر شر سے محفوظ رکھے اَور آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب ہو، اِختتامی دُعا.......

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۳ [2] ایضاً ص ۵۸۳